۲۰ شعبان المعظم ۱۴۴۲ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط: 287)

حیا سے کیا مُراد ہے؟

- تیتر کا گوشت کھانا کیسا؟ 5
- کیا بنے کے مکان پر زکوٰۃ واجب ہوگی؟ 10
- جہیز کے لئے مخصوص سونے کی زکوٰۃ کا مسئلہ 14
- بچیاں کس عمر سے پردہ کرنا شروع کریں؟ 19

ملفوظات:

شیخ طریقت، امیر اہل سنّت، بانی دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش:

المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ؕ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

حیا سے کیا مُراد ہے؟[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۲۰ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے کتاب میں مجھ پر دُرُودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا فرشتے اُس کے لئے اِستغفار کرتے رہیں گے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

حیا سے کیا مُراد ہے؟

سُوال: حیا کسے کہتے ہیں اور اسلامی بہنیں حیا کس طرح کریں؟ (چھوٹے بچے مدنی رضا کا سوال)

جواب: حیا جسے اردو میں شرم کہا جاتا ہے، یہ مسلم اور غیر مسلم ہر ایک میں کچھ نہ کچھ ضرور ہوتی ہے، کیونکہ غیر مسلم بھی کپڑوں کے بغیر باہر نہیں نکلتے۔ یوں بہت ساری باتیں ایسی ہیں جن میں انسان کو شرم آتی ہے۔ انسان تو انسان بعض جانوروں جیسے ہاتھی میں بھی حیا ہوتی ہے۔ البتہ عورتوں میں حیا زیادہ ہونی چاہیے، یہ الگ بات ہے کہ اس دور میں عورتوں کے اندر حیا بہت کم ہو گئی ہے، لیکن پھر بھی شاید اب بھی مردوں کے مقابلے میں مسلمان عورتوں میں حیا زیادہ پائی جاتی ہے، ممکن ہے کہ غیر مسلموں میں ایسا نہ ہو۔ حیا کا مطلب ہوتا ہے کہ عیب لگائے جانے کے خوف سے جھینپنا، شرمانا اور جھجک محسوس کرنا کہ ”ایسا کروں گا تو لوگ عیب لگائیں گے کہ یہ کیا کر رہے ہو!!“

حیا سے مراد ”وہ وصف اور خوبی ہے جو ان چیزوں سے روک دے جو اللہ پاک اور مخلوق کے نزدیک ناپسندیدہ

---

1. یہ رسالہ ۲۰ شَعْبانُ الْمُعَظَّم ۱۴۴۲ھ بمطابق 3 اپریل 2021 کو ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ کے شعبہ ”ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سنّت“ نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سنّت)
2. معجم اوسط، من اسمه احمد، ۱/۴۹۷، حدیث: ۱۸۳۵۔

ہیں۔“(1) یعنی اللہ کے نزدیک جو ناپسند ہے اس سے بھی حیا بندے کو روکتی ہے اور لوگوں کے نزدیک جو ناپسند ہے اس سے بھی حیا روکتی ہے۔ لوگوں سے شرما کر کسی ایسے کام سے رک جانا جو ان کے نزدیک اچھا نہ ہو ”مخلوق سے حیا“ کہلاتا ہے۔ عام لوگوں، یوں ہی علما، صلحا اور نیک بندوں سے حیا کرنا بھی اچھا ہے، کیونکہ اس سے بھی انسان دنیوی اور دینی برائیوں سے بچتا ہے۔ البتہ مخلوق سے حیا کے اچھا ہونے کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس میں خالق کی نافرمانی نہ ہو اور نہ ہی کسی کے حقوق کی ادائیگی میں کمی ہوتی ہو، اگر ایسا ہو گا تو وہ حیا اچھی نہیں ہو گی۔ مثلاً اگر کوئی داڑھی اس لئے نہیں رکھ رہا کہ اسے لوگوں سے شرم آ رہی ہے تو یہ حیا اچھی نہیں ہے، کیونکہ اس میں اللہ و رسول کی نافرمانی ہو رہی ہے۔ ایک تعداد آپ کو ایسی ملے گی جو صرف لوگوں کی وجہ سے داڑھی نہیں رکھتی، یوں ہی عمامہ نہیں باندھتی کہ لوگوں سے شرم آتی ہے۔ بالکل ایسے ہی بعض عورتیں اس لئے پردہ نہیں کرتیں کہ انہیں لوگوں سے شرم آتی ہے، یا موقع کی مناسبت سے پردہ کر لیتی ہیں اور پھر اس کے بعد نہیں کرتیں۔ جن کے گھروں میں مائیں بہنیں ہیں وہ میری اس بات سے اتفاق کریں گے۔ یہ الگ بات ہے کہ سب ایسی نہیں ہوتیں اور نہ ہی میں سب کو کہہ رہا ہوں۔ بی بی فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی کنیزیں بھی ہوتی ہیں جو باقاعدہ پردہ کرتی ہیں اور جہاں بھی جاتی ہیں پردہ نہیں چھوڑتیں، ایسا نہیں کہ جیسا دیس ویسا بھیس، جیسی محفل ویسا انداز۔ مَاشَآءَ اللہ دعوتِ اسلامی کی منجھی ہوئی مبلّغات ہر جگہ باپردہ ہی ملیں گی۔ جو عورتیں موقع کی مناسبت سے پردہ کرتی ہیں، مثلاً اجتماع میں آئیں تو پردہ کر لیا اور اس کے علاوہ کیسا پردہ اور کہاں کا پردہ! تو یہ درحقیقت شرم نہیں، بے شرمی ہے۔

اللہ پاک سے حیا یہ ہے کہ اس کی ہیبت، جلال اور اس کا خوف دل میں بٹھائے اور ہر اس کام سے بچے جس سے اللہ پاک کی ناراضی کا اندیشہ ہو۔ حضرتِ سَیِّدُنا شیخ شہاب الدین سہروردی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”اللہ پاک کی عظمت و جلال کی تعظیم کے لئے روح کو جھکانا حیا ہے۔ اور اسی قبیل سے حضرتِ سَیِّدُنا اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام کی حیا ہے کہ وہ حیا کی وجہ سے اپنے پروں سے خود کو چھپائے ہوئے ہیں۔“(2) حضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا فرمان ہے: ”میں بند کمرے میں

---

1 ...... مرقاۃ المفاتیح، کتاب الآداب، الفصل الاول، ۸/۸۰۱، تحت الحدیث: ۵۰۷۱۔

2 ...... مرقاۃ المفاتیح، کتاب الآداب، الفصل الاول، ۸/۸۰۲، تحت الحدیث: ۵۰۷۱۔

www.dawateislami.net

غسل کرتا ہوں تو اللہ پاک سے حیا کی وجہ سے سمٹ جاتا ہوں۔"[1] آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی حیا کی تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تعریف فرمائی ہے۔ چنانچہ ابن عساکر نے حضرتِ سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت کی ہے کہ آقائے دو جہاں صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "حیا ایمان سے ہے اور عثمان میری اُمّت میں سب سے بڑھ کر حیا کرنے والے ہیں۔"[2]

قبر کی لمبائی اور چوڑائی کتنی ہونی چاہیے؟

سُوال: پیارے بابا جان! یہ قبر میرے قد کے برابر ہے، کیا اتنی اونچی قبر بنانا جائز ہے؟ (چھوٹے بچے حاجی ابو بکر کا سوال)

جواب: مکتبۃ المدینہ کی کتاب "تجہیز و تکفین کا طریقہ" میں ہے: "قبر کی لمبائی میّت کے قد سے کچھ زائد ہو اور چوڑائی آدھے قد کی اور گہرائی کم سے کم نصف قد کی۔ اور بہتر یہ کہ گہرائی بھی قد برابر ہو اور متوسط درجہ یہ کہ سینہ تک ہو۔ اس سے مراد یہ کہ لحد یا صندوق اتنا ہو، یہ نہیں کہ جہاں سے کھودنی شروع کی وہاں سے آخر تک یہ مقدار ہو۔"[3]

آج کل قبر کے اندر جہاں نرم زمین ہوتی ہے وہاں سلیپ لگائی جاتی ہے، اگر کہیں سیمنٹ لگائی جائے تو اسے مٹی کے گارے سے لیپ دیا جائے، تاکہ سیمنٹ چھپ جائے۔ قبر اوپر سے اونٹ کے کوہان کی طرح اور ایک بالشت یا اس سے کچھ زیادہ اونچی ہو، یہ سنت ہے۔[4] آج کل جو بڑی بڑی اور ایک، دو بلکہ تین تین تھلے اونچی قبریں بنتی ہیں یہ سب سنت کے مطابق نہیں ہیں۔ ان تھلوں کا تو باقاعدہ چارج ہوتا ہے۔ چوکور یعنی چار کونوں والی قبریں بھی نہ بنائی جائیں، یہ بھی سنت کے خلاف ہے۔ عوام ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی تھلے بنواتی، سنگِ مرمر لگواتی اور خرچہ کرتی ہے، حالانکہ عام لوگوں کی قبروں پر ایسا کرنے کا نہ کوئی فائدہ ہے اور نہ ہی اس سے میت کو کچھ حاصل ہے۔ ان خرچوں سے تو بہتر ہے کہ یہ رقم کسی غریب کو پیش کر کے یا کسی بھوکے کو کھانا کھلا کر میت کو ایصالِ ثواب کر دی جائے۔ البتہ اولیائے کرام کے مزارات پر خوبصورت ماربل لگانا اور گنبد بنانا الگ چیز ہے، کیونکہ وہاں مقصد یہ ہے کہ لوگ ان کی طرف کشش محسوس کریں اور ان

---

1 ...مرقاۃ المفاتیح، کتاب الآداب، الفصل الاول، ۸/۸۰۳، تحت الحدیث: ۵۰۷۱۔

2 ...ابن عساکر، عثمان بن عفان...الخ، ۳۹/۹۲، حدیث: ۷۸۵۴۔

3 ...ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب: فی دفن المیت، ۳/۱۶۴۔ فتاوٰی رضویہ، ۹/۳۷۰۔

4 ...ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب: فی دفن المیت، ۳/۱۶۹۔ بہارِ شریعت، ۱/۸۴۶، حصہ: ۴۔

کے مزار پر حاضر ہو کر فاتحہ پڑھیں۔ ہاں جہاں تک اولیائے کرام کی خاص قبروں کا تعلق ہے تو وہ بھی ایک بالشت یا اس سے کچھ زیادہ اونچی اور کوہان نما ہونی چاہیے۔ ہند میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه اور آپ کے شہزادگان کی قبریں آج بھی اسی طرح بنی ہوئی ہیں۔ آج کل جو اولیائے کرام کی قبریں بڑے بڑے سائز کی بنادی جاتی ہیں وہ سنت کے مطابق نہیں ہیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ عوام مزارات پر جاکر ایسی قبریں بنانے والوں کو سمجھانا شروع کر دیں یا توڑ پھوڑ شروع کر دیں کہ "یہ ٹھیک نہیں ہے، قبر چھوٹی کی جائے یا اس کی اونچائی کم کی جائے۔" اس سے تنفیرِ عوام کی صورت بنے گی، لوگ مخالف ہوں گے اور لڑائی جھگڑے شروع ہو جائیں گے، اس لئے جو قبریں جیسی بن گئیں وہ بن گئیں۔ البتّہ اگر مزارات کے متولی صاحبان یہ کلام سن رہے ہیں اور وہ آئندہ کے لئے کوئی اقدامات کرنا چاہیں تو وہ الگ بات ہے۔

مفتی اعظم پاکستان مفتی وقار الدین صاحب رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: "عام قبروں کو پختہ کرنا مناسب نہیں۔"[1] قبریں پکی کرنا بھی جائز ہے، لیکن بہتر یہی ہے کہ قبریں کچی ہوں۔[2] جو لوگ ہزاروں روپے کا ماربل اپنے عزیزوں کی قبروں پر لگاتے ہیں وہ بھی کب تک حاضری دینے آئیں گے! ظاہر ہے کہ زیادہ سے زیادہ تب تک ہی آسکتے ہیں جب تک زندہ ہیں، بلکہ جب بوڑھے ہو جائیں گے اور بستر پر پڑے ہوں گے تب بھی کیسے آئیں گے!! ہمارے ہاں جب گورکن دیکھتے ہیں کہ اس کی قبر پر کوئی آتا جاتا نہیں ہے تو چلتے چلتے پھاوڑے کا پچھلا حصہ مار دیتے ہیں، جب دیکھتے ہیں کہ ٹوٹا ہوا حصہ کوئی بنوانے نہیں آیا تو مزید توڑ دیتے ہیں، یوں تھوڑا تھوڑا کر کے یہ پوری قبر ہی کھود ڈالتے ہیں اور ہڈیاں نکال کر کہیں اور دبا دیتے ہیں۔ ہر گورکن ایسا کرتا ہو یہ ضروری نہیں ہے، لیکن ایسا کرنے والوں کا مافیا بھی موجود ہے جو زمین ہموار کر کے دوسرے آنے والے گاہکوں کو دے دیتا ہے۔ قبرستان والے جو لوگ یا گورکن ایسا کرتے ہیں انہیں نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ ایک بار جہاں قبر بن گئی اب وہاں کوئی دوسرا دفن نہیں ہو سکتا، پہلے والے کو نکال کر دوسرے کو وہاں دفن کرنا گناہ کا کام ہے۔[3] ظاہر ہے جو ایسا کرنے والا ہے اسے بھی تو ایک دن مرنا ہے، اگر کبھی ایسا کیا ہو گا تو مرنے کے بعد

1 ...... وقار الفتاویٰ، ۲/۳۷۳۔

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۹/۴۲۵۔

3 ...... وقار الفتاویٰ، ۲/۳۷۵۔

پھنس جائے گا اور آخرت میں اللہ پاک بھی ناراض ہو گا، اس لئے ایسا نہ کریں۔ بعض لوگ قبرستان میں کیکر کے درخت ایک جگہ جمع کرکے آگ لگا دیتے ہیں، اس سے بھی توبہ کریں۔ اللہ پاک ہمیں دنیا کی آگ کی ہلاکت خیزیوں سے بھی بچائے اور آخرت کی آگ سے بھی سلامت رکھے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

تیتر کا گوشت کھانا کیسا؟

سُوال: کیا تیتر کا گوشت کھانا حلال ہے؟(امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رضاعی پوتے حسن رضا عطاری کا سُوال)

جواب: جی ہاں! تیتر کا گوشت کھانا حلال ہے۔ تیتر بہت پیارا پرندہ ہوتا ہے اور بولتا بھی ہے۔ اس کا گوشت بہت فائدہ مند ہوتا ہے، کیونکہ اس کا گوشت کھانے سے کولیسٹرول اور موٹاپا کم ہوتا ہے، نیز حافظہ بھی مضبوط ہوتا ہے۔

چیزیں بیچتے وقت خواتین سے فضول باتیں کرنا کیسا؟

سُوال: جب ہم کاروبار کرتے ہیں اور خواتین کوئی چیز لینے آتی ہیں تو ہم اپنا مال بیچنے کے لئے ان کے ساتھ کچھ فضول باتیں بھی کرتے ہیں۔ کیا ایسا کرنا صحیح ہے؟

جواب: فضول بات وہ ہوتی ہے جس میں نہ دنیا کا فائدہ ہو، نہ آخرت کا۔ ایسی بات کا اخروی نقصان یہ ہے کہ قیامت کے دن اس کا حساب دینا ہو گا۔ جبکہ دنیوی نقصان یہ ہے کہ جتنا وقت فضول بات کی اگر اتنا وقت ”سُبْحٰنَ اللہ“ یا ”لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ“ کہہ لیتے یا درود پاک پڑھ لیتے تو ثواب مل جاتا، تو ثواب کا ضائع ہونا بھی بہت بڑا نقصان ہے۔ عورتوں کے ساتھ فضول بات کرنے میں تو ویسے بھی زیادہ خرابیاں ہیں، کیونکہ اگر نیت یہ ہے کہ اسے مانوس کر رہے ہیں، لبھا رہے ہیں یا ہنس بول کر لذّت اٹھا رہے ہیں تو اب یہ سب فضول نہ رہا، بلکہ اب تو گناہ کا میٹر چلنا شروع ہو گیا۔ عورت کے ساتھ کاروبار کرنا جائز ہے، لیکن اس میں بھی آنکھ، دل زبان اور ہر چیز کی حفاظت ضروری ہے۔ میں جو کہنا چاہ رہا ہوں وہ ہر مرد اور عورت کو سمجھ آ رہا ہو گا۔ بعض عورتیں بھی مردوں کے ساتھ خود ہی اپنا حساب کتاب بنا رہی ہوتی ہیں انہیں بھی اپنی آخرت کی فکر کرنی چاہیے۔

بچوں پر نماز کے لئے تشدد کرنا کیسا؟

سُوال: بعض جگہ دیکھا جاتا ہے کہ بچوں کو جہاں نماز پڑھنے کی تاکید کی جاتی ہے وہاں بسا اوقات بچوں پر تشدد کیا جاتا ہے، انہیں گالیاں بھی دی جاتی ہیں، اس بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ (Facebook کے ذریعے سُوال)

جواب: توبہ! اَسْتَغْفِرُ الله! میں یہ پہلی بار سن رہا ہوں۔ اگر واقعی گالی دیتے ہیں اور بچہ نابالغ ہے تو اس پر تو نماز فرض ہی نہیں اور جس پر نماز فرض ہے اس کو بھی گالی نہیں دینی ہے، بلکہ ماں باپ حکمتِ عملی اور پیار سے نماز کی تلقین کریں۔ گالی اور تشدد یعنی بے تحاشا مارنا کہ جس سے اس کو نشان پڑ گئے، خون نکل آیا تو یہ ویسے ہی ناجائز ہے، اس طرح نہ شوہر بیوی کو مار سکتا ہے، نہ استاد شاگرد کو، نہ پیر مرید کو، نہ باپ بیٹے کو اور نہ ہی ماں بیٹی کو مار سکتی ہے۔ اسلام تو امن کا پیغام لایا ہے، سلامتی ہی سلامتی ہے، اس لئے ایسا نہ کریں، پیار محبت سے نماز کی دعوت دیں، آپ بھی پڑھیں اور بچوں کو بھی ضرور پڑھائیں۔ بچوں کو ان کی حالت پر نہ چھوڑیں، میں اپنے بچوں کو فجر کی نماز کے لئے گھسیٹ کر نکالتا تھا، ان کی جان کو آجاتا تھا، سونے نہیں دیتا تھا اگرچہ بعض اوقات یہ سجدے میں سو جاتے تھے پھر نہیں اٹھاتا تھا، یہ میں اس لئے کرتا تھا تاکہ یہ ابھی سے نماز کی عادت ڈالیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰه میرے سب بچے نماز پڑھتے ہیں۔ بچپن سے عادت ڈلوائیں گے تو پڑھیں گے۔ میں نے کبھی نماز کے لئے اپنے بچوں کو نہ لاتیں ماری ہیں نہ ہاتھ مارا ہے اور نہ گھونسا مارا ہے نہ چانٹا مارا ہے، البتہ میں نے یہ ضرور کہا ہے کہ میں سونے نہیں دیتا تھا، جس طرح بھی ان کو کوشش کر کے نماز کے لئے لے آتا تھا اَلْحَمْدُ لِلّٰه۔ میرے ذہن میں بس ایک خوف تھا کہ ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ﴾[1] (ترجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں)۔ خیر میں کوشش کرتا تھا اور جو حکمِ شریعت ہے کہ "بچہ جب سات سال کا ہو جائے تو اس کو نماز کا حکم دو" اس کی بجا آوری کرتا تھا۔

کوشش کریں گے تو سب کے بچے نمازی ہو جائیں گے لیکن یہاں مشکل یہ ہے کہ خود ہی نماز نہیں پڑھتے۔ میں پہلے کہا کرتا تھا کہ 95 فیصد مسلمان نماز نہیں پڑھتے مگر اب تو لگتا ہے کہ 99 فیصد نہیں پڑتے ہوں گے۔ مسجدیں خالی پڑی

1 پ۲۸، التحریم: ۶۔

ہیں، بڑے شہروں کے اندر مسجدوں میں کچھ رونق ہوتی ہے، ورنہ پنجاب کی بعض مسجدوں میں ”ہُو“ کا عالم ہوتا ہے۔ لوگ نماز ہی نہیں پڑھتے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ جتنی مسجدوں میں الیاس قادری گیا ہے کوئی مائی کا لال نہیں گیا ہوگا۔ پہلے تو گلی گلی مسجد مسجد جاکر نیکی کی دعوت دینا ہوتی تھی جس کی وجہ سے میں نے بہت سی مسجدوں میں نماز پڑھی ہے، پاکستان کیا دنیا کے باہر ملکوں میں بھی گیا ہوں مگر پاکستان میں زیادہ کہ یہ میرا وطن ہے اور یہیں دعوتِ اسلامی پھلی پھولی ہے۔ شاذ و نادر ہی کوئی ہوگا جس نے بدل بدل کر مسجدوں میں حاضری دی ہو! میں نے مسجدوں میں جا جاکر بہت مسجدوں کی زیارتیں کی ہیں اور دوسرا یہ کہ میں نے جنازے بہت پڑھے ہیں، تدفین بہت کی ہے، کیونکہ لوگوں کو عقیدت تھی کہ جنازہ بھی الیاس قادری پڑھائے، تدفین میں بھی آئے، نکاح بھی یہ پڑھائے، ولیمہ بھی کھانے آئے۔ اب شادیوں میں جو نکاح کی نعت خوانی ہوتی ہے اس کو دعوتِ اسلامی نے رواج دیا ہے، کیونکہ ہمارے یہاں پہلے شادیوں میں فنکشنز ہوتے تھے، اللہ کی رحمت سے ہم نے کوششیں کیں کہ اس کی جگہ نعت خوانی کرو! نعت خوانوں میں جو پرانے اسلامی بھائی ہیں ان کو شاید یاد بھی ہوگا، یوں ہم نے نعت خوانیوں کی عادت ڈالی جو آج شادیوں میں نعت خوانیاں رائج ہیں۔

کیا عورتیں جنت میں بھی باپردہ ہوں گی؟

سُوال: کیا اسلامی بہنیں جنت میں بھی پردہ کریں گی؟

جواب: ”مرآۃ المناجیح“ میں حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه لکھتے ہیں: ”جنت میں پردہ ہوگا، رب فرماتا ہے: ﴿حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِیَامِ﴾[1] (ترجمۂ کنزالایمان: حوریں ہیں خیموں میں پردہ نشین)۔ اور فرماتا ہے: ﴿قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ﴾[2] (ترجمۂ کنزالایمان: وہ عورتیں ہیں کہ شوہر کے سوا کسی کو آنکھ اُٹھا کر نہیں دیکھتیں)۔ پردہ اس لئے نہیں ہوگا کہ وہاں لوگ فاسق و فاجر ہوں گے، بلکہ اس لئے کہ شرم و حیا اچھی چیز ہے، بے پردگی میں بے شرمی ہے۔“[3] تفسیر صراط الجنان میں ہے: ”تقویٰ اور شرم و حیا عورت کا بہت بڑا کمال ہے۔ اجنبی عورت کا متقی پرہیزگار مرد سے بھی پردہ ہے، کیونکہ جنت میں سب متقی ہوں

---

1 پ۲۷، الرحمٰن: ۷۲۔

2 پ۲۷، الرحمٰن: ۵۶۔

3 مرآۃ المناجیح، ۷/ ۹۷۴۔

گے، مگر ان سے بھی پردہ ہوگا۔ پردہ اللہ پاک کی وہ نعمت ہے جو جنت میں بھی ہوگی۔"[1]

لڑکے اور لڑکی والوں کا شادی میں ایک ہی دعوت کرنا کیسا؟

سُوال: عام طور پر ولیمہ کی صورت ختم ہوتی جارہی ہے کہ جو شادی کا کھانا لڑکی والے کرتے ہیں تو اب دونوں مل کر بعض اوقات کرنے لگے ہیں جیسے ایک بھائی کا لڑکا ہے اور ایک بھائی کی لڑکی ہے تو عام طور پر ایک ہی دعوت یہ لوگ کرلیتے ہیں تو اس طرح جو شادی کی دعوت اور ولیمہ ہو رہا ہے اس کا شرعی حکم بیان فرما دیجئے۔ (مفتی حسان صاحب کا سُوال)

جواب: دولہے کے لئے پہلی رات گزار کر دو دن کے اندر اندر ولیمہ کرنا سنتِ مستحبہ اور اس کی دعوت قبول کرنا سنتِ مؤکّدہ ہے، جبکہ وہاں کوئی معصیت یعنی اللہ پاک کی نافرمانی وغیرہ نہ ہو۔ آج کل تو ریکارڈنگ ہوتی ہوگی مرد وعورت اکٹھے کھاتے ہوں گے تو ایسی صورت میں نہ جانا بہتر ہے، ولیمہ سنت کی نیت سے ہو، لیکن یہاں سنت کی نیت تو پتا ہی نہیں ہوتی، یہ بھی نہیں پتا ہوتا کہ ولیمہ کس کو بولتے ہیں! شادی سے پہلے ہی ولیمہ کرلیتے ہیں یا آٹھ دن کے بعد کرتے ہیں، پوچھو تو کہتے ہیں کہ "ہال خالی نہیں ملا" تو بغیر ہال کے بھی ولیمہ ہوسکتا ہے، کیا ضروری ہے کہ ہال میں ہی ہو؟ اور 1500 آدمی جمع کرو، 35 ڈشیں بناؤ؟ کوئی ضروری نہیں۔ میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جو سب سے بڑا ولیمہ کیا اس میں ایک بکری ذبح کی تھی۔[2] خیر اب خرچہ کتنا کرے؟ اس کی کوئی تفصیل نہیں ہے، بس دکھاوے کے لئے نہ ہو، ناجائز آئٹم بھی نہ ہو اور نہ ہی مرد وعورت کا اختلاط۔ بعض لوگ ہوتے ہیں جو باریک جالی کا پردہ ڈال دیتے ہیں وہ پردہ تھوڑی ہے وہ تو مذاق اڑاتے ہیں اور اندر مرد تقسیم کررہے ہوتے ہیں۔ ایسی شادیوں میں اسلامی بہنوں کو جانا ہی نہیں چاہیے، کیونکہ جہاں گناہ ہوتے ہوں وہاں جانے کی کون پذیرائی کرے گا! اور اس طرح ولیمہ کی سنت بھی ادا نہیں ہوگی، بلکہ بہتر یہ ہے کہ دولہا اپنے دوستوں کو گھر میں بلا کر یا کہیں بھی جا کر ولیمے کی نیت سے کھلا دے تو اِنْ شَآءَ اللہ سنت ادا ہو جائے گی، ہمارے یہاں تو بس اللہ کی پناہ! شادیوں کے خرچے اتنے ہوگئے ہیں کہ غریب بے چارے مارے گئے، غریبوں کی بیٹیاں گھروں

1 ...... صراط الجنان، ۹/۶۵۹۔

2 ...... بخاری، کتاب النکاح، باب الولیمة ولو بشاة، ۳/۴۵۳، حدیث:۵۱۶۸۔

www.dawateislami.net

میں بیٹھے بیٹھے بوڑھی ہوئی جارہی ہیں مگر کوئی پُرسانِ حال نہیں۔ اللہ پاک اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دکھیاری امت پر رحمت کرے اور کوئی ایسی صورت بنے کہ ہوش کے ناخن آجائیں۔ گفتگو سنتے وقت سب ہاں ہاں کرتے ہیں کہ مولانا بالکل صحیح کہتے ہیں، لیکن جب ان کے یہاں شادیاں ہوتی ہیں تو سب بھول جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ "اس کے بغیر تو نہیں چلے گا، یہ تو کرنا پڑے گا" میں سب کا نہیں کہہ رہا جب بھی کوئی بات کرتا ہوں تو استثنا موجود ہوتا ہے مگر میں جو کہتا ہوں سب سمجھتے ہوں گے اندر ہی اندر مسکراتے بھی ہوں گے کہ یہ بات تو صحیح کہہ رہا ہے، اپنے دل کا چور پکڑ رہا ہے، ہم نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔ اللہ کرے دل میں اتر جائے میری بات!!

ولیمہ میرا بھی ہوا تھا لیکن وہ ہال کے بجائے گھر کے پڑوس والی عمارت میں ہوا تھا، کیونکہ پڑوس والی عمارت اور اس کے کمرے بڑے تھے، اس گھر کے فرش پر دریاں بچھا کر تھال رکھ دیئے تھے، پیلے رنگ کا یخنی پلاؤ اور شاید بیسن کے لڈو تھے، مجھے اور کوئی آئٹم یاد نہیں آرہے، اب تو شاید ہی کوئی ایسا ولیمہ کرتا ہو گا۔ اس وقت دعوتِ اسلامی نہیں تھی اس کے باوجود میرا حال یہ تھا، اس وقت میں امیر نہیں تھا، غریب تھا اور اب بھی غریب ہوں۔ جشنِ ولادت میں بعض لوگوں کو غریب یاد آتے ہیں اور جب ان کے یہاں شادیاں ہوتی ہیں تو سب بھول جاتے ہیں، ڈھائی لاکھ کا موبائل ہاتھ میں ہوتا ہے اور پندرہ روپے کے جھنڈے پر اعتراض ہو رہا ہوتا ہے کہ یہ کسی غریب کو دے دیتے۔ ایسے کو کہنا چاہیے کہ تو موبائل کسی غریب کو دے دیتا تاکہ غریب کی ضرورت پوری ہوتی اور اس کا رُواں رُواں تجھے دعا دیتا۔

پیٹ بھر کر کھانا کھانا کیسا؟

سُوال: پیٹ بھر گیا ہو اور پھر بھی کھانے کا دل کر رہا ہو تو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: صبر کرنا چاہیے۔ پیٹ تو پورا بھرنا بھی نہیں چاہیے، بہتر یہ ہے کہ بھوک کے تین حصے کرے: (1) ایک حصّہ غذا یعنی کھانا (2) دوسرا حصّہ پانی اور (3) تیسرا حصّہ ہوا۔ اس سے صحت اچھی رہے گی اور ڈاکٹروں کا چکر ختم ہو جائے گا۔ لیکن ظاہر ہے کہ ہر شخص ایسا نہیں کر سکتا، کیونکہ نفس زیادہ کھانے پینے کا عادی ہو چکا ہے۔ تاہم اگر کسی کا پیٹ بھر گیا ہے اور اس کا ظنِ غالب ہے کہ اب مزید کھاؤں گا تو پیٹ خراب ہو جائے گا یا بیمار ہو جاؤں گا، تو اب مزید کھانا حرام ہے۔

کیا رہنے کے مکان پر زکوٰۃ واجب ہوگی؟

سُوال: ہم کچی آبادی میں رہتے ہیں اور ہم نے اپنے برابر والا مکان خریدا ہے جس کی مالیت 11 لاکھ ہے، کیا اس پر زکوٰۃ ہوگی؟

جواب: اگر مکان کرائے پر چڑھایا ہوا ہے تو اس سے آنے والا کرایہ زکوٰۃ میں کاؤنٹ ہوگا۔ البتہ اگر مکان رہنے کے لئے لیا تھا اور بیچنے کی نیت نہیں تھی تو چاہے ایسے 100 مکان ہوں ان پر زکوٰۃ نہیں ہوگی۔ ہاں! بیچنے کی نیت سے مکان خریدیں گے تو زکوٰۃ میں شمار ہوگا۔

کیا میت دفنانے کے بعد صرف ایک آدمی کا ڈولی اُٹھانا ضروری ہے؟

سُوال: بعض لوگ کہتے ہیں کہ میت کو جس ڈولی وغیرہ پر لٹا کر دفنانے کے لئے لے جاتے ہیں واپسی میں اسے صرف ایک ہی آدمی اُٹھا کر لائے، زیادہ لوگ نہ اُٹھائیں، اس کی اجازت نہیں ہے۔ کیا یہ بات صحیح ہے؟

جواب: یہ زبردستی کا سودا ہے۔ ڈولی بھی وزنی ہوتی ہے، ایک آدمی کیسے اُٹھائے گا!! اگر اُٹھا بھی لے تو ہر آدمی نہیں اُٹھا سکے گا، پھر اس کے لئے مزدور بلوانا پڑے گا۔ شریعت میں ایسا کچھ نہیں ہے، یہ بس لوگوں کا اپنا حساب کتاب ہے۔

کیا بیوی پر شوہر کا حکم ماننا لازم ہے؟

سُوال: اگر بیوی کو شوہر پردہ کرنے سے روکے تو کیا بیوی کو اس کی بات ماننی چاہیے؟ (صدام حسین عطاری۔ وہاڑی)

جواب: نہیں ماننی چاہیے، اس لئے کہ پردے کا حکم قرآن اور حدیث میں ہے۔ جو شوہر ایسا کہہ رہا ہے وہ گناہ گار ہے اور ولید بن مغیرہ کا کردار ادا کر رہا ہے، کیونکہ قرآنِ کریم میں ولید بن مغیرہ گستاخِ رسول کے بارے میں ہے کہ ﴿مَّنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ﴾ [1] (ترجمۂ کنزالایمان: بھلائی سے بڑا روکنے والا)۔ جو لوگ بھلائی سے روکتے ہیں وہ سب اس کے زمرے میں آتے ہیں۔ جیسے بعض لوگ داڑھی نہیں رکھنے دیتے، نیکیوں سے روکتے ہیں اور اچھی صحبت سے روکتے ہیں کہ ”مولویوں کے پاس رہے گا تو مُلّا بن جائے گا۔“ بھلائی سے روکنے کی صفت قرآنِ کریم میں ولید بن مغیرہ جیسے کافر کے لئے بیان کی گئی ہے جو گستاخِ رسول بھی تھا اور ہمیشہ جہنم میں بھی رہے گا۔ بیوی کو پردے سے روکنے والا شوہر سخت گناہ گار اور عذاب کا حق دار ہے،

---

1 ...... پ۲۹، القلم: ۱۲۔

www.dawateislami.net

اس پر توبہ فرض ہے۔ البتّہ اس بات پر بیوی کو شوہر سے لڑائی نہیں کرنی چاہیے۔ بیوی کو چاہیے کہ نرمی، شفقت، پیار اور حکمتِ عملی سے شوہر کو سمجھائے کہ "اللہ اور رسول کا حکم ہے، اس لئے میں پردہ کروں گی۔"

واقعی حالات بڑے نازک ہیں۔ نَعُوْذُ بِاللّٰہ یہ بھی خطرہ موجود ہے کہ شوہر کفریات بک دے اور نکاح ہی ٹوٹ جائے۔ اللہ نہ کرے ایسا بھی ہو جاتا ہو تو تعجب نہیں ہے، کیونکہ بعض بے چاری نیک بندیاں ایسے خر دماغوں کے پلے بندھ جاتی ہیں۔ بیوی کو چاہیے کہ وہ حضرت سیدتنا آسیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کو یاد رکھے کہ وہ خدائی کے دعوے دار فرعون کی بیوی، حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر ایمان لانے والی اور اللہ کی ولیہ تھیں، جبکہ فرعون بہت ظالم شخص تھا اور اس نے بے دردی کے ساتھ حضرتِ سیدتنا آسیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کو شہید کر دیا تھا،[1] لیکن آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے اُف تک نہیں کی، نہ اسلام چھوڑا، بلکہ صبر کیا۔ تو بیوی کو چاہیے کہ بی بی آسیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی سنت ادا کرے اور اخلاق کے دائرے میں رہے، لڑائی، مارا ماری، شور شرابے اور چیخنے سے بچے، نیز شوہر کو برا بھلا بھی نہ کہے کہ اس سے مزید خرابیاں بڑھیں گی۔

ہے صبر تو خزانۂ فردوس بھائیو!
عاشق کے لب پہ شکوہ کبھی بھی نہ آسکے (وسائلِ بخشش)

کیا عورتوں کے پہننے والے زیورات پر زکوٰۃ ہوگی؟

سُوال: عورتیں جو زیور پہنتی ہیں کیا ان پر بھی زکوٰۃ ہوگی؟

جواب: سونے چاندی کے زیور پہنیں یا نہ پہنیں یہ زکوٰۃ میں کاؤنٹ ہوں گے، اب عورت قرض دار ہے کہ اس کے پاس زیور ایک لاکھ روپے کا ہے جبکہ قرضہ پانچ لاکھ کا ہے تو اس پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ بعض اسلامی بہنوں کو بڑی غلط فہمی ہوتی ہے کہ وہ کہتی ہیں "کہ ہم کماتی نہیں ہیں اس لئے ہم پر زکوٰۃ نہیں ہے" ایسا نہیں ہے، کیونکہ کمانا نہ مرد پر شرط ہے نہ عورت پر شرط ہے، بلکہ زکوٰۃ فرض ہونے کی الگ شرائط ہیں، سونا گفٹ میں مل گیا، زیور گفٹ میں مل گیا اور زکوٰۃ کی شرائط پائی گئیں تو زکوٰۃ فرض ہو جائے گی۔ سوشل میڈیا پر کسی نے بڑی پیاری پوسٹ ڈالی ہے کہ اس میں ایک کھیرے

[1] تفسیر طبری، پ۲۸، التحریم، تحت الآیۃ:۱۱، ۱۲/ ۱۶۳۔

کے 10 ٹکڑے بنائے جس میں سے نو ٹکڑے سلامت ہیں اور دسویں ٹکڑے کے چار حصے کیے۔ اس میں یہ لکھا تھا کہ ”کل مال کے دسویں حصے کا چوتھا حصّہ فقیر کے لئے اور باقی سب تیرا“ یعنی نو حصے تو ہیں اور دسویں کا بھی صرف چوتھائی حصّہ زکوٰۃ میں دینا ہے وہ بھی پورے سال میں ایک بار، لیکن اس کے باوجود بھی زکوٰۃ دینے میں موت آتی ہے۔ ایک تعداد ہے جو زکوٰۃ نہیں دیتی ہے، اگر ہمارے وطنِ عزیز کے سارے سرمایہ دار زکوٰۃ دیں اور زکوٰۃ حق دار کو پہنچے تو میرا خیال ہے کہ پاکستان سے غربت ختم ہو جائے۔

(نگرانِ شوریٰ نے فرمایا:) بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہاتھ میں کیش نہیں ہے، زمین ہے۔ میں کیا کروں؟ آپ کو پتا ہے آج کل بیچنے جاؤں گا تو ایسے ہی لے لے گا تو اس صورت میں وہ بندہ کیا کرے؟

(امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) زکوٰۃ دینے کے لئے ادھار لے کر بھی دینا پڑے گی یا آپ کی پراپرٹی ہے اس میں خالی کرنسی ہی زکوٰۃ میں دینا تھوڑی ضروری ہے، لباس، کھانا بھی دے سکتے ہیں جبکہ کھانے کا مالک بنانا ہو گا۔ بہارِ شریعت میں لکھا ہے کہ ”فقیر کو بہ نیت زکوٰۃ کھانا کھلا دیا زکوٰۃ ادا نہ ہوئی کہ مالک کر دینا نہیں پایا گیا، ہاں اگر کھانا دے دیا کہ چاہے کھائے یا لے جائے تو ادا ہو گئی۔ یوہیں بہ نیت زکوٰۃ فقیر کو کپڑا دے دیا یا پہنا دیا ادا ہو گئی۔“[1]

زمین کی پیداوار اور عُشر

سُوال: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! پاکستان میں گندم کی کٹائی کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے اور جو بھی فصلیں اگائی جاتی ہیں اس پر عُشر واجب ہوتا ہے لیکن زمینداروں کی ایک بڑی تعداد ہے جو عشر سے ناواقف ہے اور جو واقف ہیں وہ بھی عشر نہیں دیتے، پاکستان میں اگر عشر نکالیں تو کھربوں روپوں کا عشر بنتا ہے اور اگر یہ غریبوں میں تقسیم ہو، مستحقین تک جائے تو شاید ہمارے یہاں سے غربت کا خاتمہ ہو جائے۔ امیر اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے عرض ہے کہ عشر کے حوالے سے کچھ مدنی پھول ارشاد فرمادیں اور دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں کے لئے عشر جمع کرنے والوں اور عشر دینے والوں کو دعاؤں سے نواز دیں۔ جَزَاکَ اللہ خَیْراً۔ (رکنِ شوریٰ حاجی فاروق جیلانی عطاری)

---

1 بہارِ شریعت، ۱/۸۷۴، حصّہ: ۵۔

www.dawateislami.net

جواب: جن پر عشر واجب ہے اللہ کریم انہیں عشر دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ لوگوں کو واقعی پتا نہیں ہوتا، دعوتِ اسلامی کو دعائیں کہ اس کی وجہ سے ایک تعداد کو عشر کا پتا چل گیا۔ میں نے مدنی چینل پر بھی تاثرات سنے ہیں کہ انہوں نے کہا: "ہمیں عشر کا پتا نہیں تھا ان لوگوں نے آکر بتایا کہ عشر بھی ہوتا ہے۔" اَلْحَمْدُ لِلّٰه دعوتِ اسلامی کے مبلغ کسانوں کو جمع کرتے ہیں، زمینداروں کو اکٹھا کرتے ہیں اور ان میں عشر کے احکامات بیان کرتے ہیں، انہیں سمجھاتے ہیں۔ مَاشَآءَ اللّٰه دینے والے دے رہے ہیں، ٹرکوں کے ٹرک دے رہے ہیں، اللہ کریم برکت دے۔ راہِ خدا میں مال دینے سے بڑھتا ہے اور یہ پیداوار کی زکوٰۃ ہے اس کی اپنی شرائط ہیں، مکتبۃ المدینہ نے ایک رسالہ شائع کیا ہے جس کا نام "عشر کے احکام" ہے، اس رسالے میں عشر کے مسائل اور عشر نہ دینے کے عذابات بھی لکھے ہوئے ہیں۔ چنانچہ حضرت سیدنا حسن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مروی ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "زکوٰۃ دے کر اپنے مالوں کو مضبوط قلعوں میں کرلو اور اپنے بیماروں کا علاج صدقہ سے کرو اور بلا نازل ہونے پر دعاؤں، گریہ و زاری سے استعانت یعنی مدد طلب کرو۔"[1] اور حضرت جابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی، بے شک اللہ پاک نے اس سے شر دور فرما دیا۔"[2]

عُشر نہ دینے والوں کے لئے وعیدیں!

عُشر ادا نہ کرنے والوں کے لئے قرآنِ کریم اور احادیثِ مبارکہ میں سخت وعیدیں آئی ہیں، چنانچہ پارہ ۴، سورہ آلِ عمران، آیت نمبر ۱۸۰ میں ارشاد ہوتا ہے: ﴿وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَیْرًا لَّهُمْؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْؕ سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِؕ﴾ (ترجمۂ کنزالایمان: اور جو بخل کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی، ہر گز اسے اپنے لئے اچھا نہ سمجھیں بلکہ وہ ان کے لئے برا ہے عنقریب وہ جس میں بخل کیا تھا قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق ہو گا)۔ حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ اللہ پاک کے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جس کو اللہ پاک مال دے اور وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے دن وہ مال گنجے سانپ کی صورت میں کر دیا جائے گا جس

1 مراسیل ابی داؤد مع سنن ابی داؤد، باب فی الصائم یصیب اھلہ، ص۸۔

2 معجم اوسط، باب الالف، ۱/۴۳۱، حدیث: ۱۵۷۹۔

www.dawateislami.net

کے سر پر دو چِتّیاں ہوں گی (یعنی دو نشان ہوں گے)، وہ سانپ اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈال دیا جائے گا، پھر اس زکوٰۃ نہ دینے والے کی باچھیں پکڑے گا اور کہے گا: میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔ اس کے بعد نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس آیتِ مبارکہ کی تلاوت فرمائی: ﴿لَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ﴾۔"[1] حضرت سیدنا بریدہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جو قوم زکوٰۃ نہ دے گی اللہ پاک اسے قحط میں مبتلا فرمائے گا۔"[2] حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "خشکی و تری میں جو مال تلف ہوتا ہے وہ زکوٰۃ نہ دینے کی وجہ سے تلف ہوتا ہے۔"[3] بہر حال جن پر زکوٰۃ یا عشر فرض ہے انہیں کوتاہی نہیں کرنی چاہیے بلکہ پورا حساب لگا کر ادا کریں، زیادہ چلا جائے لیکن کم نہیں جانا چاہیے۔

عُشر دینے والوں کے لئے دعائے عطار!

جو عاشقانِ رسول عشر وصول کرنے کے لئے بھاگ دوڑ کرتے ہیں ان کو بھی اور جو عشر ادا کرتے ہیں اور دعوتِ اسلامی کو پیش کرتے ہیں یا اپنے غریب رشتہ داروں کو دیتے ہیں اللہ پاک پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے میں ان کی جیب ہمیشہ بھری رکھے، ان کے مال میں کمی نہ ہو بلکہ اور برکت ہو اور یہ زیادہ سے زیادہ اللہ کی راہ میں خرچ کریں اور اللہ پاک ان سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے راضی ہو جائے اور برے خاتمے سے بچیں اور اللہ کرے کہ ایمان پر مدینے پاک میں زیرِ گنبدِ خضرا محبوب کے جلووں میں شہادت کی صورت میں موت آئے اور جنت الفردوس میں پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا انہیں پڑوس نصیب ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

جہیز کے لئے مخصوص سونے کی زکوٰۃ کا مسئلہ

سُوال: اگر کسی کے پاس ساڑھے سات تولے سے زیادہ سونا ہو اور وہ زائد سونا اپنی بچی کے جہیز کے لئے الگ کر دے تو کیا اس زائد حصے کی زکوٰۃ ختم ہو جائے گی؟

1. بخاری، کتاب الزکاۃ، باب اثم مانع الزکاۃ، ۱/۴۷۴، حدیث: ۱۴۰۳۔ پ۴، آل عمران: ۱۸۰۔
2. معجم اوسط، ۳/ ۲۷۵، حدیث: ۴۵۷۷۔
3. کنز العمال، کتاب الزکاۃ الفصل الثانی فی ترھیب مانع الزکاۃ، الجزء السادس، ۳/ ۱۳۱، حدیث: ۱۵۸۰۳۔

جواب: جی نہیں! ایسا کرنے سے زکوٰۃ ختم نہیں ہوگی، کیونکہ وہ اب بھی آپ ہی کی ملک ہے۔ زکوٰۃ سے گھبرائیں نہیں، اللہ کریم پر بھروسا رکھیں، جو جوڑا لوحِ محفوظ پر لکھا ہے وہ بن کر رہے گا۔ آپ کے سونے میں سے تھوڑی سی ٹکڑی ضرور جائے گی، لیکن یہ ٹکڑی آپ کو اِنْ شَآءَ اللہ سونے کا بڑا بسکٹ دے گی۔ رکھ مولا تے آس۔

نماز کے دوران اگر بچہ ہمارے سر سے ٹوپی اتار دے تو کیا کریں؟

سُوال: میری چھوٹی بچی جس کی عمر ایک سال تین مہینے ہے وہ اکثر نماز کے دوران میری جائے نماز پر آجاتی ہے اور قعدے میں گود میں بیٹھ جاتی ہے، نیز نماز کے دوران کبھی ٹوپی بھی اتار دیتی ہے۔ ایسی صورت میں کیا کرنا چاہیے؟

(Facebook کے ذریعے سُوال)

جواب: نماز پڑھنے سے قبل بچی کو اس کی ماں کے سپرد کر دیا جائے، ورنہ نماز میں خشوع خضوع پیدا نہیں ہو گا۔ البتہ ان چیزوں سے نماز پر کوئی فرق نہیں پڑتا جب تک کوئی اور نماز توڑنے والا عمل نہ پایا جائے۔ نماز کے دوران اگر بچی ایسا کرے تو نماز کے بعد اسے ڈانٹا نہ جائے، نہ ہی مارا جائے، کیونکہ اسے کچھ پتا ہی نہیں ہے، جبھی وہ ایسی حرکتیں کر رہی ہے۔ بہتر یہی ہے کہ جس طرح آپ کھانا کھاتے ہوئے بچی کو پلیٹ سے دور رکھنے کا انتظام کرتے ہیں اور استری وغیرہ کرتے ہوئے اس کی امی کو تھما دیتے ہیں تو نماز سے پہلے بھی ایسا کوئی انتظام کر لیا جائے۔

آفس میں چھوٹے قد والے شخص کا مذاق اڑایا جائے تو کیا کریں؟

سُوال: اگر آفس میں کسی چھوٹے قد والے شخص کا مذاق اڑایا جا رہا ہو تو ہم مذاق اڑانے والوں کو کیسے سمجھائیں؟

(سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: مظلوم کا ساتھ دینا ثواب کا کام ہے۔ جس کو ستایا جا رہا ہے بھلے وہ بظاہر ہنس رہا ہو، لیکن اس کی وہ ہنسی اپنی جھینپ مٹانے اور شرم چھپانے کے لئے ہو گی، جبکہ اس کے دل کا کیا حال ہو رہا ہو گا وہ وہی جانتا ہے۔ کسی مسلمان کو تکلیف پہنچانا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔[1] آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”مَنْ اٰذٰی مُسْلِمًا فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ

1 مراٰۃ المناجیح، ۶/۵۰۱۔

اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰه "[1] یعنی جس نے کسی مسلمان کو ایذا دی، اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ کو ایذا دی۔

جو لوگ دبلے پتلے ہوتے ہیں لوگ ان کا مذاق اڑاتے ہوئے انہیں تنکا یا پاپڑ بولتے ہیں، یوں ہی جو بے چارہ موٹا ہو اسے بھی جینے نہیں دیتے اور مختلف الفاظ سے پکارتے ہیں، یہ بہت برا کام ہے۔ بعض لوگ کھانے میں احتیاط کے باوجود بھی موٹے ہو جاتے ہیں، کیونکہ انہیں ایسی بیماریاں ہوتی ہے جن کی وجہ سے دوائیاں کھا کھا کر ان کا وزن بڑھ جاتا ہے یا قابو میں نہیں آتا۔ اگر بالفرض کسی کا وزن زیادہ کھانے کی وجہ سے ہی بڑھا ہو تب بھی اس کا مذاق اڑانا تو جائز نہیں ہوگا، کیونکہ وہ تمہارا کھا کر تو ایسا نہیں ہوا۔

(اس موقع پر مفتی حسان صاحب نے آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:) ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّ ۚ﴾ [2] (ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! نہ مرد مردوں سے ہنسیں، عجب نہیں کہ وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے، دُور نہیں کہ وہ ان ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں)۔

(امیر اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) اسی آیت میں آگے یہ بھی فرمایا ہے کہ ﴿وَ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ﴾ (ترجمۂ کنزالایمان: اور ایک دوسرے کے بُرے نام نہ رکھو)۔ لوگ ایک دوسرے کو لمبو، ٹھنگو، موٹو اور نہ جانے کیا کیا بولتے پھرتے ہیں۔ ایسا نہیں کہنا چاہیے۔ وہ جیسا بھی ہے اسے اللہ نے بنایا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ جسے آپ ایسا کہہ رہے ہیں اس کی بددعا لگ جائے اور آپ بھی ویسے ہی ہو جائیں، کیونکہ آپ کو بھی ویسا ہونے میں دیر نہیں لگے گی۔ مثلاً آپ نے کسی لنگڑے کا مذاق اڑایا اور تھوڑی دیر بعد آپ کو بھی ٹھوکر لگ گئی یا کسی گاڑی نے ٹکر ماردی جس کی وجہ سے آپ کی ٹانگ ٹوٹ گئی تو آپ بھی لنگڑے ہو جائیں گے۔ یہ میں صرف آپ کو ڈرانے کے لئے بول رہا ہوں۔ اللہ نہ کرے کہ ایسا ہو، اللہ پاک آپ کو سلامت رکھے، میں صرف ڈرانے کے لئے ایسا بول رہا ہوں، لیکن بہر حال زبان کی حفاظت کی بہت ضرورت ہے، زبان تو زبان، اشارے سے بھی کسی مسلمان کا مذاق اڑانے سے بچنا ہے۔

اللہ کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: "قیامت کے روز لوگوں کا مذاق اڑانے والے کے سامنے جنت

[1] معجم اوسط، ٢/٣٨٧، حدیث: ٣٦٠٧۔

[2] پ٢٦، الحجرات: ١١۔

www.dawateislami.net

کا ایک دروازہ کھولا جائے گا اور کہا جائے گا کہ آؤ! آؤ! تو وہ بہت ہی بے چینی اور غم میں ڈوبا ہوا اس دروازے کے سامنے آئے گا مگر جیسے ہی دروازے کے پاس پہنچے گا تو وہ دروازہ بند ہو جائے گا، پھر جنت کا ایک دوسرا دروازہ کھلے گا اور اس کو پکارا جائے گا کہ آؤ! چنانچہ یہ بے چینی اور رنج و غم میں ڈوبا ہوا اس دروازے کے پاس جائے گا تو وہ دروازہ بھی بند ہو جائے گا، اسی طرح اس (یعنی مذاق اڑانے والے) کے ساتھ معاملہ ہوتا رہے گا، یہاں تک کہ جب دروازہ کھلے گا اور پکار پڑے گی تو وہ نہیں جائے گا۔"[1] جس کسی نے آج تک ایسا کیا ہے اسے اللہ کی بارگاہ میں گڑ گڑا کر سچی توبہ کرنی ہو گی کہ مولا! مجھے معاف کر دے، آئندہ کبھی ایسا نہیں کروں گا۔ یوں ہی جس بندے کا دل دکھایا اور حق تلف کیا ہے اس سے بھی نرمی کے ساتھ معافی مانگنی ہو گی اور اسے راضی کرنا ہو گا، چاہے اس کے لئے ہاتھ جوڑنے یا پاؤں پکڑنے پڑیں۔ آپ کا انداز گڑ گڑانے والا ہو گا تو اِنْ شَآءَ اللہ سامنے والا بھی معاف کر دے گا اور اللہ پاک بھی آپ کی توبہ قبول فرمالے گا۔

بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ جس بے چارے کمزور آدمی کو ستایا ہوتا ہے وہ غصے میں آکر بہت بڑا نقصان پہنچا دیتا ہے، ایسا بھی نہیں کرنا چاہیے۔ مجھے کسی نے ایک سچا واقعہ بتایا تھا کہ "اولڈ سٹی ایریا میں کھارادر کی طرف کوئی دادا گیر اور طرم خان قسم کا آدمی تھا جو آتے جاتے ایک کمزور آدمی کو چھیڑتا اور مذاق اڑاتا تھا، جبکہ وہ بے چارہ دل ہی میں کڑھتا رہتا تھا اور چپ چاپ گزر جاتا تھا۔ ایک دن اس کمزور کی کھوپڑی گھوم گئی اور اس نے کسی سے پسٹل حاصل کر لی، جب وہ اُس کے سامنے سے گزرا اور اُس نے اِس کا مذاق اڑایا تو اِس نے پسٹل نکالی اور اُس بدمعاش کی کھوپڑی اڑا کر قتل کر کے بھاگ نکلا۔ اتنا ہی نہیں، بعد میں اس کا دل مزید کھلا اور اس نے کچھ بدمعاشوں کے ساتھ مل کر اپنی ٹیم بنالی۔" اس لئے یہ بھی ممکن ہوتا ہے کہ مظلوم ظلم سہتے سہتے بہت بڑا ظالم بن کر معاشرے میں تباہی مچانا شروع کر دے۔ ایسی صورت میں جس نے اس مظلوم کا مذاق اڑایا وہ بھی گناہ گار ہے اور یہ مظلوم جو اب ظالم بن چکا ہے یہ بھی اپنے ظلم کی وجہ سے گناہ گار ہے۔ ایک ہی شخص ظالم بھی ہو سکتا ہے اور مظلوم بھی ہو سکتا ہے۔ اللہ پاک ہمیں ظلم سے بچائے، کیونکہ ظلم قیامت کا اندھیرا ہے۔[2]

---

1 موسوعۃ الامام ابن ابی دنیا، الصمت و آداب اللسان، باب ما نھی عنہ العباد ان یسخر...الخ، ۷/ ۱۸۴، حدیث: ۲۸۷۔

2 ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ما جاء فی الظلم، ۳/ ۴۱۵، حدیث: ۲۰۳۷۔

www.dawateislami.net

اسلامی بہنیں کتنی آواز سے نعتیں پڑھ سکتی ہیں؟

سُوال: اسلامی بہنیں کتنی آواز سے نعتیں پڑھ سکتی ہیں؟(چھوٹی بچی کا سُوال)

جواب: اتنی آواز سے پڑھیں کہ غیر مردوں تک آواز نہ جائے۔ گھر میں موجود دیور یا جیٹھ بھی غیر مرد ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے تحت جو اسلامی بہنوں کے اجتماعات ہوتے ہیں ان میں ہم نے مائیک رکھنا منع کیا ہوا ہے، کیونکہ مائیک سے آواز پہنچنے کا خطرہ بہت بڑھ جاتا ہے۔ گھروں میں گیلریاں یا بالکونیاں ہوتی ہیں، یوں ہی اوپر نیچے منزلیں ہوتی ہیں، جس کی وجہ سے آواز باہر والوں تک جاسکتی ہے۔ بہر حال غیر مردوں تک آواز پہنچنے سے روکنے کا بہت خیال کرنا ہوگا۔

سِلائی طے کرنا اور طے شدہ سِلائی ادا کرنا ضروری ہے

سُوال: میں درزی ہوں۔ جب لوگ ارجنٹ سوٹ سلوانے آتے ہیں تو ہم عام سلائی سے ڈھائی تین سو روپے زیادہ مانگتے ہیں جسے سن کر بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ تمہارے لئے جائز نہیں ہے، بلکہ گناہ ہے۔ کیا یہ بات درست ہے؟

جواب: جتنا طے ہو جائے کہ اتنے لوں گا اور سامنے والا بھی راضی ہو جائے کہ ہاں اتنے دوں گا تو اتنی اجرت کے آپ حق دار ہیں۔ اگر ایسا ہونے کے بعد کوئی کہتا ہے کہ یہ تمہارے لئے جائز نہیں ہے تو وہ مفتی بن کر فتویٰ دینے کی کوشش کر رہا ہے جو اس کے لئے حرام ہے۔ درزی کو بھی چاہیے کہ اجرت واضح الفاظ میں طے کرے اور بالکل فائنل ہو کہ اتنے لوں گا۔ یہ نہ ہو کہ "خیر ہے، بنتا تو اتنا ہے، لیکن دیکھ لیں گے، یا سمجھ لیں گے، انصاف سے دے دینا، یار آپ سے پیسے کہاں مانگتا ہوں، آپ کے لئے مفت ہے مفت، یار جو سمجھ میں آئے دے دینا" وغیرہ، تو ایسی صورت میں آپ گناہ گار ہیں۔ جہاں اجرت کا لینا دینا طے ہو وہاں اجرت کتنی لینی دینی ہے یہ بھی طے کرنا ضروری ہے۔

گوبر سے لیسی گئی زمین پر نماز کا حکم

سُوال: ہمارے گاؤں میں عورتیں گھروں میں گوبر لگاتی ہیں، کیونکہ ہمارے ہاں زیادہ تر گھر کچے ہوتے ہیں۔ کیا گوبر والی زمین پر نماز پڑھ سکتے ہیں؟(نور محمد قادری۔ بھورے والا)

جواب: بہارِ شریعت میں ہے: جو زمین گوبر سے لیسی گئی اگرچہ سُوکھ گئی ہو اس پر نماز جائز نہیں، ہاں اگر وہ سُوکھ گئی اور

www.dawateislami.net

اس پر کوئی موٹا کپڑا بچھالیا، تو اس کپڑے پر نماز پڑھ سکتے ہیں۔[1]

شوخ اور چمک دمک والے برقعے بیچنا کیسا؟

سُوال: بعض عورتیں چمک دمک والے برقعے پہنتی ہیں جس سے ان کی طرف نظر جاتی ہے۔ کیا ایسے برقعے بیچنا جائز ہے؟

جواب: اللہ کریم ہمارے حال پر رحم فرمائے۔ یہ شوخ لباس کہلاتا ہے اور عورتوں کو شوخ لباس پہننا جائز ہے، لیکن انہیں چاہیے کہ ایسا لباس گھر کی چار دیواری میں اور شوہر کی خاطر زینت کرنے کے لئے پہنیں۔ جہاں تک ایسے برقعے بیچنے کا سوال ہے تو ان کا بیچنا جائز ہے، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بچیاں کس عمر سے پردہ کرنا شروع کریں؟

سُوال: بچیوں کو کتنی عمر سے پردہ کرنا چاہیے؟ (چھوٹی بچی رمیشہ۔ راولپنڈی)

جواب: مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "پردے کے بارے میں سوال جواب" کے صفحہ نمبر 73 پر لکھا ہے: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: "نو برس سے کم کی لڑکی کو پردہ کی حاجت نہیں اور جب پندرہ برس کی ہو سب غیر محارم سے پردہ واجب، اور نو سے پندرہ تک اگر آثارِ بُلوغ ظاہِر ہوں تو (بھی پردہ) واجب، اور نہ ظاہر ہوں تو مُستحب خصوصاً بارہ برس کے بعد بہت مُؤکّد (یعنی سخت تاکید ہے) کہ یہ زمانہ قُربِ بُلوغ و کمالِ اِشتہا کا ہے (یعنی 12 برس کی عمر کی لڑکی کے بالغہ ہو جانے اور شہوت کے کمال تک پہنچنے کا قریبی دَور ہے)۔"[2] یعنی 12 سال میں تو پردہ کروا ہی دیں، کیونکہ 9 سال کی عمر ہوتے ہی پردہ مستحب تو ہو گیا، اس لئے اب پردہ کروانا بہتر ہے۔ 9 سال سے پہلے بھی اگر کوئی پردہ کرتی ہے یا برقع پہنتی ہے تو منع نہیں ہے، بلکہ اچھی عادت ہے۔

نزدیک آرہا ہے رمضان کا مہینا

سُوال: آپ کے نعتیہ دیوان میں ایک شعر ہے:

---

1. بہارِ شریعت، ۱/۴۰۴، حصہ:۲۔
2. فتاویٰ رضویہ، ۲۳/۶۳۹۔

www.dawateislami.net

نزدیک آرہا ہے رمضان کا مہینا

ساحل سے حاجیوں کا پھر آگیا سفینہ (وسائلِ بخشش)

حج توبقر عید کے مہینے میں ہوتا ہے، جبکہ یہاں رمضان کی آمد کے ساتھ حاجیوں کا ذکر ہے، اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: ہمارے ہاں حج سے پانچ چھ مہینے پہلے ہی حج کے فارم بھرنا شروع ہوجاتے ہیں اور پہلے پاکستان میں غالباً رمضان سے ہی حاجیوں کے سفینے یا اسٹیمرز یعنی بڑی کشتیاں چلنا شروع ہوجاتی تھیں، یوں یہ ایک استعارہ ہے کہ "سفینہ تیار ہے، چلو مدینے چلو۔" جس طرح کہا جاتا ہے کہ "گاڑی تیار ہے" اب بھلے وہ گیراج میں کھڑی ہو۔ اشعار میں محاوروں اور استعارات کی بھرمار ہوتی ہے۔ استعارہ کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ کسی لفظ کے ظاہری معنیٰ چھوڑ کر کوئی دوسرا معنیٰ مراد لیا جائے۔ مثلاً کہا جاتا ہے کہ "میرا بچہ تو چاند کا ٹکڑا ہے۔" اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا ہے کہ وہ واقعی چاند کا ٹکڑا ہے، کیونکہ چاند کا ٹکڑا کس نے دیکھا ہے! مراد یہ ہوتی ہے کہ "میرا بچہ بہت خوبصورت ہے۔" جن دنوں پاکستان سے سفینوں کے ذریعے حج ہوتا تھا تو میرے خیال سے صرف کراچی سے ہی سفینے جایا کرتے تھے، کیونکہ پنجاب میں سمندر نہیں ہے، اس لئے وہ لوگ بھی کراچی سے ہی سفر کرتے ہوں گے، البتہ اگر گوادر وغیرہ سے بھی سفینے جاتے ہوں تو اس کا مجھے معلوم نہیں۔

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُودِ شریف کی فضیلت	1	زمین کی پیداوار اور عشر	12
حیا سے کیا مراد ہے؟	1	عشر نہ دینے والوں کے لئے وعیدیں!	13
قبر کی لمبائی اور چوڑائی کتنی ہونی چاہیے؟	3	عشر دینے والوں کے لئے دعائے عطار!	14
تیتر کا گوشت کھانا کیسا؟	5	جہیز کے لئے مخصوص سونے کی زکوٰۃ کا مسئلہ	14
چیزیں بیچتے وقت خواتین سے فضول باتیں کرنا کیسا؟	5	نماز کے دوران اگر بچہ ہمارے سر سے ٹوپی اتار دے تو کیا کریں؟	15
بچوں پر نماز کے لئے تشدد کرنا کیسا؟	6	آفس میں چھوٹے قد والے شخص کا مذاق اڑایا جائے تو کیا کریں؟	15
کیا عورتیں جنت میں بھی باپردہ ہوں گی؟	7	اسلامی بہنیں کتنی آواز سے نعتیں پڑھ سکتی ہیں؟	17
لڑکے اور لڑکی والوں کا شادی میں ایک ہی دعوت کرنا کیسا؟	8	سلائی طے کرنا اور طے شدہ سلائی ادا کرنا ضروری ہے	17
پیٹ بھر کر کھانا کھانا کیسا؟	9	گوبر سے لیپی گئی زمین پر نماز کا حکم	17
کیا رہنے کے مکان پر زکوٰۃ واجب ہوگی؟	9	شوخ اور چمک دمک والے برقعے بیچنا کیسا؟	18
کیا میت دفنانے کے بعد صرف ایک آدمی کا ڈولی اٹھانا ضروری ہے؟	10	بچیاں کس عمر سے پردہ کرنا شروع کریں؟	18
کیا بیوی پر شوہر کا حکم ماننا لازم ہے؟	10	نزدیک آرہا ہے رمضان کا مہینا	18
کیا عورتوں کے پہننے والے زیورات پر زکوٰۃ ہوگی؟	11	✽✽✽	✽

ماخذومَراجع

کتاب کانام	مصنف / مؤلف / متوفیٰ	مطبوعات
قرآنِ مجید	کلامِ الٰہی	****
کنزالایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
تفسیر صراط الجنان	ابوصالح مفتی محمد قاسم عطاری مدنی	مکتبۃ المدینہ کراچی
تفسیر طبری	ابو جعفر بن جریر طبری، متوفی ۳۱۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
بخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
ترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت
معجم أوسط	سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار الفکر بیروت
ابن عساکر	ابو القاسم علی بن الحسن شافعی، متوفی ۵۷۱ھ	دار الفکر بیروت
مرقاۃ المفاتیح	علی بن سلطان محمد ہروی حنفی ملا علی القاری، متوفی ۱۰۱۴ھ	دار الفکر بیروت
مرآۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی بدایونی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور
کنز العمال	علی بن حسام الدین المتقی الھندی البرہان فوری، متوفی ۹۷۵ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
مراسیل ابی داود مع سنن أبی داود	امام ابو داود سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	افغانستان
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
ردالمحتار	سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
وقار الفتاوی	علامہ مفتی وقار الدین قادری رضوی، متوفی ۱۴۱۳ھ	مدنی مدرسہ ضیاء القران کراچی
موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا	امام عبدُ اللہ بن محمد ابو بکر بن ابی الدنیا، متوفی ۲۸۱ھ	المکتبۃ العصریۃ بیروت ۱۴۲۶ھ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ **"غوروفکر"** کے ذریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللہ۔ اپنی اصلاح کے لیے **"مَدَنی اِنعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92   0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net